بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. P. 52

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۸ — شمارہ ۲۵

The
Weekly
Badr
Qadian

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:
خورشید احمد انور

۳ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ — ۱۹ احسان ۱۳۴۸ ہش — ۱۹ جون ۱۹۶۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت ربوہ سے آمدہ اطلاعات کا خلاصہ بتفصیلِ ذیل ہے:

۶ احسان۔ گرمی و لُو کی وجہ سے طبیعت پر اثر ہے ویسے طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے — مورخہ ۱۰، ۱۲، ۱۳ احسان کی اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۷ احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

● — افسوس مورخہ ۱۵ جون کو مکرم بابو فہیم اللہ صاحب وفات پاگئے۔ مرحوم کا جنازہ بعد نمازِ عشاء حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے پڑھایا اور موصی ہونے کے باعث بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کئے گئے۔ (مفصل اندر) — ● قادیان اور اس کے مضافات میں شدید گرمی پڑ رہی ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کے زیرِ اہتمام

کالیکٹ میں وسیع پیمانہ پر تبلیغی نمائش!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی نزیل کالیکٹ

جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کے زیر اہتمام کالیکٹ شہر کے ٹاؤن ہال میں مورخہ ۴ مئی ۱۹۶۹ء بروز اتوار جماعت احمدیہ کی عالمی تبلیغی سرگرمیوں اور مختلف زبانوں کے قرآن شریف کے تراجم۔ کتب اور تصاویر کی نمائش کے منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ مقامی اخباروں کے علاوہ آل انڈیا ریڈیو سے بھی دو تین دفعہ نمائش کے بارے میں نشر کیا گیا۔

لیکن مورخہ ۳ مئی کو عزت مآب صدر جمہوریہ ہند کی اچانک وفات پر تعزیت کے طور پر مورخہ ۴ تاریخ کی نمائش کو ۶ تاریخ کے لئے ملتوی کیا گیا۔ اس التواء کی اطلاع مقامی اخباروں اور ریڈیو کو دی گئی۔ چنانچہ دو روز مسلسل کئی وقتوں میں آل انڈیا ریڈیو نے اس التواء کی خبر نشر کی۔

اس کے بعد مورخہ ۶ مئی بروز منگل شام کے چھ بجے محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرالہ کی زیر صدارت منعقدہ نمائش کے افتتاحی اجلاس میں مسٹر سنکرن نارائن میئر میونسپل کارپوریشن کالیکٹ نے افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریر کرتے ہوئے انہوں نے تبلیغی میدان میں جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں اور عظیم الشان کامیابیوں کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے بتایا کہ پرانے زمانہ میں مذہب کے نام پر جنگیں ہوا کرتی تھیں۔ لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اب تقریروں تحریروں اور اِس قسم کی نمائشوں کا زمانہ ہے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ اپنے نظریات کی تبلیغ کے لئے اِن ذرائع کو خوب استعمال کرتی ہے۔

یہ نمائش اپنی طرز کی انوکھی نمائش ہے۔ پورے وسیع و عریض ٹاؤن ہال میں ایک قرینہ اور سلیقہ کے ساتھ ۷۲ مختلف Charters بہت ہی خوبصورت اور جاذبِ نظر لکھائی میں لگائے گئے تھے۔ اِن تمام چارٹروں کا مطالعہ کرنے کے نتیجہ میں ہر کوئی اسلام اور احمدیت کی تعلیمات اور خصوصیات و فضائل سے ایک حد تک آگاہ ہو سکتا ہے۔

جب کوئی شخص نمائش ہال میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کی نظر ایک بہت بڑے World map پر پڑتی ہے۔ جس پر بہت ہی نمایاں رنگ میں اکنافِ عالم میں جماعتِ احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد مشن ہاؤزز۔ تعلیمی ادارے۔ ہسپتال وغیرہ Mark کئے گئے تھے۔

اس کے بعد وہ شخص مختلف زبانوں کے قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں کی کتب، لٹریچر اور اکنافِ عالم سے آئے ہوئے مختلف زبانوں کے جرائد و رسائل دیکھ لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک قرینہ اور خوبصورتی سے لگائے ہوئے Chart دیکھتا ہے جن میں قرآن کریم۔ احادیث۔ سلف صالحین حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تعلیمات کے اقتباسات لکھے ہوئے ہیں۔ نیز ان چارٹروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے نشانات، علامات اور دیگر پیشگوئیوں اور ان کے پورے ہونے کے ناقابلِ تردید ثبوت تصاویر کے ذریعہ بتلائے گئے ہیں۔ مثلاً سورہ تکویر کی بیان فرمودہ تمام علامتیں تصویروں کے ذریعہ پوری ہوتے ہوئے دکھائی گئی ہیں۔ یاجوج و ماجوج اور دجال کے ظہور کے بارے میں بھی ناقابلِ تردید تصاویر چسپاں کی گئی تھیں نمائش والوں نے متعلقہ تمام تصاویر مختلف ممالک کے سفارت خانوں سے حاصل کی تھیں۔ اس کام کے لئے اور چارٹروں کی تیاری کے لئے خدام نے دو تین مہینے مسلسل دن رات کام کیا۔ جزاہم اللہ۔ ان تمام چارٹروں کے معائنہ و مطالعہ کے بعد اُن تصاویر کا سلسلہ جاری ہوتا ہے جن میں بیرونی ممالک میں ہماری مساجد۔ ہمارے مشن ہاؤزز۔ ہسپتال اور تعلیمی اداروں کے علاوہ عالمی شہرت کے مالک سرکردہ لیڈروں کو تبلیغ کرنے کے نظارے دیکھے جا سکتے ہیں۔

غرض جو شخص بھی اس نمائش کو دیکھ کر باہر آجاتا ہے اُسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں احترام و محبت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔

مورخہ ۶ مئی سے ۱۱ تک تقریباً تین ہزار (۳۰۰۰) افراد نے یہ نمائش دیکھی۔ نمائش دیکھ کر باہر آنے والوں کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مشہورِ عالم ونڈزر ورتھ تقریر کا ملایالم ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

پریس کانفرنس مورخہ ۹ مئی دوپہر کے دو بجے نمائش ہال میں ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ اس کانفرنس کی محترم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے نمائندگی کی۔

پریس میں ذکر اس نمائش اور پریس کانفرنس کا ذکر کیرالہ کے سرکردہ اخباروں نے نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ ان تمام رپورٹوں میں جماعتِ احمدیہ کی عالمی تبلیغی سرگرمیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری مورخہ ۹ مئی کو شام کے سات بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی معیت میں نمائش دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ آنمحترم نے نمائش کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اور بہت دیر تک نمائش ہال میں تشریف فرما رہے۔ آپ نے نمائش دیکھ کر بہت ہی خوشی اور اطمینان کا اظہار فرمایا۔ اور اس نمائش کی کامیابی کے لئے جن نوجوانوں نے دن رات محنت کی تھی اُن سے فرداً فرداً ملاقات کر کے مبارکباد دی اور جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ آپ نے اُن کے [illegible] تصویر کھنچوائی۔

بعض آراء نمائش دیکھنے [illegible] معلوم کرنے کے لئے [illegible] ہال کے دونوں دروازوں کے پاس ایک ایک Visiters Book رکھی گئی تھی۔ ان ہر دو بُکوں میں ملایالم کے علاوہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر، صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ر احسان ۱۳۴۸ ہش

"فضلِ عمر فاؤنڈیشن"

نظارت بیت المال (آمد) کے اعلان سے ظاہر ہے کہ اِس تحریک میں حصّہ لینے کی آخری تاریخ ماہِ حال کی ۳۰ تاریخ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اب بہت ہی تھوڑے دن باقی ہیں۔ احبابِ جماعت کو اس کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۵ء میں فضلِ عُمر فاؤنڈیشن نام کی مبارک تحریک کا جب اجراء فرمایا تو اس میں حصّہ لینے والے احباب کو یہ سہولت دی گئی کہ وہ اپنے وعدوں کو تین سالوں میں پھیلا کر بالاقساط ادائیگی کر سکتے ہیں۔ جس خلوص اور محبّت کا اظہار کرتے ہوئے احبابِ جماعت نے اِس تحریک میں حصّہ لیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی تفصیلات کا یہ موقعہ نہیں۔ لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ چونکہ یہ تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہُ کے ساتھ دِلی عقیدت کا ایک عملی ثبوت ہے تا اس فنڈ کے ذریعہ اُن تمام دینی کاموں کو جاری و ساری رکھا جائے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہُ کو اپنی مبارک زندگی میں محبوب تھے۔

اِمام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن مخلصینِ جماعت نے حسبِ وعدہ وقت کے اندر موعودہ رقوم ادا کر دیں اب وہ اس فرض سے سبکدوشی کے ساتھ اپنے دِلوں میں ایک گونا رُوحانی مسرّت پا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے احبابِ جماعت بھی ہیں جو اپنی کسی مجبوری کے تحت یا اس تحریک میں کچھ عرصہ بعد شمولیت اختیار کرنے کے باعث ابھی تک اپنی موعود رقم سو فیصد ادا نہیں کر پائے۔ ایسے احباب کی یاددہانی کے لئے بس اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ ۳۰ر جون چونکہ ادائیگی کی آخری تاریخ ہے اس لئے ایسے احباب کو بہت زیادہ مستعدی اور عجلت سے کام لینے کی ضرورت ہے اور انہیں جلد وعدہ کے ایفا کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے۔

تیسرے سال کے آغاز میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز واضح رنگ میں فرما چکے ہیں کہ:-

"جن دوستوں نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدے کئے ہوئے ہیں اُن کو بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ تیسرا سال شروع ہو گیا ہے اور اس تحریک میں چوتھا سال نہیں ہوگا۔ یعنی جب تین سال ختم ہو جائیں گے تو اس کے کھاتے بند کر دیئے جائیں گے۔ یہ اعلان میں آج موجودہ حالات کے مطابق بڑی سوچ کے بعد کر رہا ہوں۔ میں چوتھے سال کی اجازت نہیں دینا چاہتا۔ تیسرے سال میں سارے وعدوں کی ادائیگی ہو جانی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶ر جولائی ۱۹۶۸ء)

اب جبکہ اِس میعاد میں صرف چند روز باقی ہیں تمام مبلغین کرام و عہدیدارانِ جماعت ایک مہم کے طور پر ان احباب سے مل کر وعدوں کے بروقت ادا کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور خود احباب بھی ایفاءِ عہد کے فریضہ کی اہمیّت کو ملحوظ رکھ کر اُسی طرح کے اخلاص اور محبت کا ثبوت دیں جیسا کہ ان کے دوسرے بھائیوں نے اپنے عملی نمونہ کے ساتھ ثبوت دیا۔ یہ درست ہے کہ ہر شخص کے اپنے اپنے حالات ہوتے ہیں۔ وہ ان حالات کی نزاکت کو خود ہی پہچانتا ہے۔ لیکن دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کے بھی یہی مواقع ہوتے ہیں۔ مشکلات برداشت کر کے تنگی تُرشی میں خدا کی راہ میں دینا بڑے اجر کا باعث ہے۔

میعاد کے اندر اندر وعدوں کے ایفاء کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ نے اِسی خطبہ جمعہ میں بیرونی ممالک کے احبابِ جماعت کو خطاب کرتے ہوئے واضح فرمایا تھا کہ:-

"غیر ممالک میں جو ہمارے مبلّغ اور عہدیدار (مقامی جماعت کے) ہیں اُن کو بار بار جماعت کے سامنے یہ بات لانی چاہیئے کہ فضلِ عُمر فاؤنڈیشن کے اِس تیسرے اور آخری سال میں اپنے وعدوں کو پورا کریں — بیرونی ممالک کی جماعتوں نے اِس مد میں جو چندے دیئے وہ انہی ممالک میں ہی ہیں۔ اس لئے کہ بہت سے ممالک ایسے ہیں جو اپنے ملک کا روپیہ دُوسرے ملک میں جانے نہیں دیتے۔ اِس لئے بہرحال وہ روپیہ فضلِ عُمر فاؤنڈیشن کے کِسی منصوبہ کے ماتحت ان ملکوں میں ہی خرچ ہوگا۔ اشاعتِ اسلام کے لئے۔ قرآن کریم کے تراجم کے لئے وغیرہ وغیرہ بہت سے کام کرنے والے ہیں۔" (ایضاً)

گویا اس مبارک تحریک میں حصّہ لینا اپنے ہی ملک میں دینِ اسلام کی اشاعت اور علومِ قرآن کی ترویج کے لئے مستقل بنیادوں پر ایک صدقہ جاریہ میں حصّہ لینے کے مترادف ہے۔ دنیا کی یہ چند روزہ زندگی بہرحال گذرنے والی ہے۔ اگر آسودہ حالی سے گذری اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے محرومی رہی تو مرنے کے بعد حسرت ہوگی۔ اب تو وقت ہے کہ انسان اپنے پر تنگی وارد کر کے بھی اشاعتِ دین کے لئے کچھ نہ کچھ دے۔ اور ان بابرکت کاموں کو جاری و ساری رکھنے میں اپنا حصّہ ڈالے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہُ کو زندگی بھر محبُوب و مرغوب رہے۔

پس احباب کے اخلاص اور جذبۂ قربانی سے پوری توقع ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف جلد توجّہ فرمائیں گے۔ نیز عہدیدارانِ جماعت اور مبلغین کرام بھی حصُولِ ثواب کی خاطر ایسے احباب کو مؤثر طریق پر تحریک فرمائیں گے۔ وقت کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ وہ اِس تیزی سے گذر جاتا ہے کہ موقعہ ہاتھ سے نکل جانے کے بعد سوائے افسوس کے اور کچھ ہو نہیں سکتا۔ مبارک ہے وہ شخص جو موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے جیتے جی ایسے اعمال کر جائے جو آخرت میں اس کے کام آئیں اور اس کا خدا اس سے خوشنود ہو —!!

وَبِاللّٰہِ التَّوفِیقُ

—※—

افسوس مکرم بابو فہیم اللہ صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۱۷ر احسان (جون)۔ افسوس! لمبی اور صبر آزما بیماری کے بعد مکرم بابو فہیم اللہ صاحب کل ۶½ بجے شام وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اگرچہ مرحوم کو پیٹ میں تکلیف کا عارضہ دیر سے چلا آرہا تھا۔ لیکن حالیہ بیماری کا شدید دورہ ۲۸ر دسمبر ۶۸ء کو ہوا۔ اور بڑی تکلیف چلتی رہی۔ آخر ۱۵ر مارچ ۶۹ء کو امرتسر وی۔ جے ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ وہاں ڈاکٹر ملہوترہ صاحب اور ڈاکٹر بھوپیندر سنگھ صاحب کی نگرانی اور ہدایات کے ماتحت علاج ہوتا رہا۔ بیماری پھیپھڑے کے کینسر کی تشخیص ہوئی۔ طبّی امداد پہنچانے کیلئے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش صرف کی گئی۔ مگر بالآخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ مرحوم کے دونوں درویش دامادوں مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی اور مکرم سید منظور احمد صاحب عاقل نے خدمت اور تیمارداری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی ازراہِ شفقت و کرم جہاں علاج کی ابتدائی مالی امداد فرمائی وہاں اپنے ذاتی اثر و رسوخ اور تعلقات کی بناء پر امرتسر کے ڈاکٹروں سے مل کر اور بذریعہ خطوط بابو صاحب کے علاج کا خاص خیال رکھا —— بیماری کی غیر تسلّی بخش حالت کے پیشِ نظر مرحوم کو ڈاکٹروں کے مشورہ سے مورخہ ۶/۶۹-۱۰ کو امرتسر سے قادیان لے آئے اور گھر پر ہی مناسب علاج ہوتا رہا آخر کل اپنے مالکِ حقیقی کے پاس جا پہنچے۔

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے درویشان کی بڑی تعداد کے ساتھ بعد نمازِ عشاء مہمان خانہ کے احاطہ میں نمازِ جنازہ پڑھائی اور موصی ہونے کے لحاظ سے مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔

مرحوم بہت نیک دل۔ دعا گو۔ سلسلہ اور مرکز قادیان کے ساتھ نہایت درجہ محبّت رکھنے والے احمدی اور مستعد کارکن صدر انجمن احمدیہ تھے۔ ملٹری سروس سے پنشن پانے اور اس کے بعد ریلوے میں سرکاری ملازمت کو چھوڑ کر خدمتِ سلسلہ کے جذبہ سے معمولی مشاہرہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت اختیار کی۔ اور آخری دم تک اس مقدس بستی کی رہائش اور خدمت کو اپنے لئے تسکینِ قلب جانا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں (جو سب شادی شدہ ہیں) اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ آپ نے اپنی دو بیٹیاں ۱۹۵۵ء میں قادیان کے دو درویشوں سے بیاہ دیں۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے قُربِ خاص اور بلند درجات سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خطبہ جمعہ

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا زمانہ عصر سے مناسبت رکھتا ہے

پس اس زمانہ کو جو دین اور ایمان کے لئے ہے غنیمت جانو!

قرآنِ مجید کو اپنا اولین دستور العمل بناؤ

از حضرت حافظ مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمودہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بالعموم نماز جمعہ پڑھانے کی سعادت سیدنا حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح الاوّل) کو حاصل ہوئی چنانچہ اسی عہد کا ایک خطبہ جمعہ قارئینِ بدر کے روحانی استفادہ کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

وَالْعَصْرِ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

سورۃ مذکورہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

قرآنِ کریم سے بڑھ کر

دنیا کے لئے کوئی نور۔ شفا۔ رحمت، فضل اور ہدایت نہیں ہے۔ اور قرآن کریم سے بڑھ کر کوئی مجموعہ سچی باتوں کا نہیں ہے۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے اَصْدَقُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ۔ اس قرآن کی ایک مختصر سی سورت میں اس جمعہ میں سنانے کو کھڑا ہوا ہوں۔ ذرا سی سورۃ ہے۔ ایک سطر میں تمام ہو گئی ہے۔ لیکن اگر اسی ذرا سی سورت کو

انسان اپنا دستور العمل بنالے

تو کوئی چیز اس سے باہر نہیں رہ جاتی۔ اس سورۃ کو مولا کریم نے عصر کے لفظ سے شروع فرمایا ہے۔ انسان کے واسطے دن معاش کا ذریعہ اور رات آرام کا وقت بنایا ہے اور فرمایا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا۔ سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بَارَكَ اللّٰهُ فِي بُكُوْرِهَا فرمایا۔ کس قسم کا معاش؟ دنیوی معاش اخروی معاش کے لئے یہ جگہ ہے اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ جیسا بیج بوؤ گے انجام کار ویسا پھل پاؤ گے۔ کون اس بات کو نہیں جانتا کہ جو کے بونے والے کو آخر جو کاٹنے پڑیں گے۔ اس

دن میں آخری حصہ کا نام عصر

ہوتا ہے۔ عصر کے بعد کوئی وقت فرضی نماز کے ذریعہ رضائے الٰہی کے حصول کے لئے باقی نہیں رہتا۔ دن کی نمازوں کی انتہا عصر ہی کی نماز ہے۔ جو عصر کی نماز ترک کرتا ہے اسے اب دن نہیں ملتا۔ اسی طرح جس کو عصر کے وقت تک مزدوری نہیں ملی اس کا دن ضائع گیا اور اسے مزدوری نہیں مل سکتی۔

اسی طرح پر

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ

عصر کا زمانہ ہے۔ ایک حدیث میں تصریح آتی ہے کہ بعض قومیں صبح سے دوپہر تک مزدور بنائے گئے ہیں اور بعض دوپہر سے عصر تک مزدور بنائے گئے۔ اور ایک قوم عصر سے غروب آفتاب تک ٹھیکہ دار ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا زمانہ عصر سے مناسبت رکھتا ہے۔ جیسے قرآن کریم کے بعد اور کوئی کتاب نہیں اور شرائع الٰہیہ کے بعد اور شرع نہیں عصر کے بعد کسی نماز کا وقت نہیں۔ پس اس عصر کی نماز کے لئے بہت تاکیدیں فرمائی ہیں۔ جو عصر کی نماز چھوڑتا ہے اس کا اہل و مال کاٹا گیا۔ اسی نماز کے متعلق فرمایا کہ یہ نماز منافق کی تمیز کا نشان ہے جو سورج کے غروب کے وقت چار ایک چونچیں سی لگا دیتا ہے

اُمّتِ محمدیہ میں

آنے والے لوگوں کے لئے یہی عصر کا نمونہ ہے ہم کھلے طور پر مدلّل مبرہن دکھا سکتے ہیں حجّت ملزمہ کی طرح یقین دلانے کو تیار ہیں۔ اگر فطرت سلیم ہو۔ یہ حقیقی وقت ہے کہ کوئی کاسر صلیب مامور ہونے والا ہو۔ پس یہ عصر کا وقت ہے اس کو غنیمت جانو۔ جب سایہ زرد ہوتا ہے اور آفتاب غروب ہونے کو ہوتا ہے مفید وقت جاتا رہتا ہے۔ اسی وقت منافق کی نماز کا وقت ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مشرف بہ اسلام نہ ہوئی وہ آخر خلفاء کے زمانہ میں مسلمان تو ہوئے مگر وہ عزت اور شوکت ان کی نہ رہی۔ رعب کے نیچے آکر۔ کثرت کو دیکھ کر ہیبت سے لوگ ایک جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں مگر ابتلا کے وقت مخلص ہی شامل ہوتے ہیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کاہن۔ ساحر۔ مفتری۔ مجنون کہا جاتا تھا اس وقت جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر ملے۔ اور آپ کی دعوت کو قبول کیا ان کے ساتھ پیچھے آنے والے کب مل سکتے ہیں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کریں تو بھی سابقین کے ایک مٹھی جَو کے برابر قدر نہیں ہو سکتی۔

یہی وہ سِرِّ عظیم تھا

جس کو پہنچ کر صحابہؓ نے ابوبکر صدیقؓ کو حضور علیہ السلام کا جانشین بنایا۔ غارِ ثور میں جب آپ تشریف رکھتے تھے اس تیرہ و تار غار میں ساتھ جانے والا جو کچھ لے گیا ہے وہ دوسروں کو نصیب نہیں ہے۔ غرض

عصر کے وقت کو غنیمت سمجھو

اس عصر کے وقت میں کیا کر سکتے ہو۔ پیارے مولیٰ کریم نے ارشاد فرمایا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔ ساری مخلوق گھاٹے میں ہے۔

انسان گویا برف کا تاجر ہے

برف پر ایک وقت آئے گا کہ ساری پگھل جائے گی۔ اس لئے برف کے تاجر کو لازم ہے کہ بہت ہی احتیاط کرے۔ انسان بھی اگر غور کرے تو عمر کے لحاظ سے اس [illegible] زمانہ ملا ہے۔ ایک بچہ کی ماں اپنے بیٹے کو چار برس کا دیکھ کر خوش ہوتی ہے لیکن حقیقت میں اس کی عمر [illegible] چار برس کم [illegible] پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمر دم بدم گزرتی اور برف کی طرح پگھلتی جا رہی ہے۔ اور اس وقت کا علم نہیں جب [illegible] ہو۔ اس لئے انسان کو لازم ہے کہ اپنے وقت کی قدر

منظوم کلام — حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محاسنِ قرآنِ کریم

ہے شکرِ ربِّ عزّوجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا!
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا
اس نے درختِ دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا

کرے اور عمر کو غنیمت سمجھے اور ان تھوڑے سے دنوں میں جو اس کو مل گئے ہیں، مولا کریم سے ایسا معاملہ کرے کہ ان کے گزرنے پر اس کو عظیم الشان آرام گاہ حاصل ہو۔

بڑے بدبخت ہیں وہ

جو اپنے بیوی بچے کے آرام کے لئے دین برباد کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ مالی اسباب عزیز دل۔ رشتہ داروں سے برخوردار ہونا اور فائدہ اٹھانا محض مولا کریم کے فضل پر منحصر ہے۔

اس سورۃ شریفہ میں

فرمایا کہ سب انسان گھاٹے میں پڑ رہے ہیں مگر ایک قوم نہیں۔ وہ کون؟ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ چار باتوں کو دستور العمل بنالے تو اس عصر کے وقت سارے دن کی مزدوریوں سے زیادہ مزدوری مل جاوے۔ حدیث میں لکھا ہے کہ صبح سے شام تک مزدور کے لئے ایک دینار ہے پس صبح والے مزدوروں نے دوپہر تک کام کیا اور چھوڑ بیٹھے۔ پھر اور مزدوروں نے دوپہر سے عصر تک کام کیا اور پھر کام کو ترک کر دیا۔ مگر تیسری اور جماعت مزدوروں کی آئی جنہوں نے عصر سے کام کو شروع کیا آخر دن تک تو ان کو دو دینار مزدوری ملی مگر قرآن شریف سے یہ ملتا ہے کہ جب ایک مومن عمل کرتا ہے تو اس کو دس گنا بڑھ کر اجر ملتا ہے۔ غرض وہ چار باتیں کیا ہیں جن کا اس سورۃ میں ذکر ہے۔

ان میں

اوّل اور مقدم ایمان ہے

یہ عظیم الشان چیز ہے۔ بدوں اس کے کوئی عمل مقبول ہی نہیں ہوتا۔ ہر ایک عمل میں ضروری ہے کہ ایمان اخلاص اور صواب ہو۔ یہ پتہ لگانا کہ کس درجہ کا مومن ہے آسان نہیں۔ ایک دراز تجربہ کے بعد معلوم ہو سکتا ہے۔ شادی غمی کا موقع آتا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے اور دوسری طرف برادری کا قانون اور قومی محرکات۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کی حکومت سے نہیں نکلتا اور قومی اور برادری کے اصولوں کی پروا نہیں کرتا تو

بے شک مخلص مومن ہے

ایک طرف نفس کا فیصلہ ہو۔ دوسری طرف قوم کا فیصلہ اور تیسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ۔ اب اگر اپنے اور قوم کے فیصلہ کی کچھ پروا نہ کرکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے نیچے گردن رکھ دیتا ہے تو یقیناً مومن ہے

میں دیکھتا ہوں

شادیاں ہوتی ہیں تو بڑی قوم کی تلاش ہوتی ہے۔ تقوے کی تلاش نہیں کی جاتی۔!!! بدمعاش۔ آوارہ مزاج۔ شریر ہو کچھ پروا نہیں مگر بڑی لیلی اور خون کسی بڑی قوم کا ہو۔ افسوس صد افسوس!! پھر شادی کی دعوتوں میں مسکینوں کو دھکے دے کر باہر نکالا جاتا ہے لیکن شریر النفس اور بے حیا لوگوں کو بلا بلا کر بٹھایا جاتا ہے جن لوگوں کے اموال کو تلف کرنا غضب الٰہی کا موجب ہے نہایت بیباکی اور شوخی کے ساتھ اس کو تباہ کیا جاتا ہے۔ دوسروں کا مال ناجائز طور پر کھانے میں بیباک ہیں۔ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو کر احکام الٰہی کو سنتے ہیں مگر کوئی جماعت یا سوسائٹی کہ کسی معمول پر عمل کے خلاف دیکھ کر اس کے لینے میں مضائقہ کرتے ہیں

میرا تو یقین ہے

کہ یہ لوگ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوتے تو آپ کی باتوں کے ماننے میں اسی طرح مضائقہ کرتے جیسا آج امام کی اتباع سے مضائقہ کرتے ہیں

غرض

ایمان موقوف ہے خدا کی ذات میں

اسماء میں۔ یاد میں عظمت وجبروت میں دوسرے کو شریک نہ کرے۔ خواہ فرشتہ ہو یا رسول ہو۔ نبی ہو یا ولی ہو۔ کیسا افسوس آتا ہے کہ موحد لوگ توحید کا اقرار کرکے پھر مسیح خالق لخلق اللہ اور حیی کالحیاء اللہ مانتے ہیں!!! کیا یہی توحید ہے اور یہ کہنا کہ خدا کے اذن سے کرتے تھے ایک دھوکا ہے۔ اگر کوئی کام اذن الٰہی سے بھی کیا جاوے تو کیا وہ خدا کی طرح کا کام ہو جاتا اور کرنے والے کو خدا کا شریک بنا دیتا ہے۔ ..... خالق کل شی اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔ ایک شخص امام علیہ السلام کے پاس آیا جب اس سے پوچھا گیا کہ مسیح اور خدا تعالےٰ کی چمگادڑوں میں کچھ فرق بھی ہے۔ تو اس نے کہا کہ مل جل گئے ہیں

ایمان کی پہلی شرط

ہے ایمان باللہ۔ کہ کسی حمد فعل۔ عبادت حسن و احسان الٰہی میں کسی غیر کو شریک نہ کرے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آیا کرتا ہے جو اپنی محرومیت کے باعث خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے سے محروم ہیں کہا کرتے ہیں کہ الٰہی محبت نہیں ہے وہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے کیا معنے کرتے ہیں قرآن کریم تو ہمیں اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ پہنچا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ کا موقع ہی کب ملتا ہے رسول کے ذریعہ ماننا اس کے بھی بعد ہے

خدا تعالیٰ کی قدر کرو

ایسا نہ ہو کہ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ کے نیچے آ جاؤ۔ پس چونکہ اللہ تعالےٰ کلام کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا رہا پھر کیا وجہ ہے کہ وہ آج چپ ہو گیا۔؟ مجھے اس آیت پر کہ موسٰی علیہ السلام کے زمانہ میں جب قوم نے بچھڑے کو خدا بنا لیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کو یہ دلیل دی کہ لَا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا۔ یعنی تم نہیں دیکھتے ہو کہ تمہاری بات کا جواب نہیں دیتا۔ یہ تشبیہ ہوئی کہ جو خدا جواب نہ دے وہ بچھڑے کا سا خدا ہوا۔ ہاں یہ بھی سچ ہے کہ سارے جگ سے بات کرنا کبھی نہیں ہوا۔ انسان اپنے اندر وہ خوبیاں اور خواص پیدا کرے جو کلام الٰہی کے لئے ضروری ہیں۔ پھر جواب ملے گا

دوسری شرط

ایمان کی اخلاص ہے یعنی خدا ہی کیلئے ہو اور

تیسری شرط

صواب ہے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے موافق عمل درآمد ہو۔ کامل قبولیت کا درجہ حاصل نہیں کرتا جب تک اخلاص اور ثواب ساتھ نہ ہو

پھر ایمان بالملائکہ ہے

ایمان بالملائکہ

ایسی چیز ہے جس کی طرف سے غافل ہو کے نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں آجکل کے لوگ سمجھتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ بدوں سبب کے فعل سرزد نہیں ہوتا۔ پس بیٹھے بیٹھے جو انسان کو دفعتہً نیکی کا خیال آتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ایک لمۃ الملک انسان کے ساتھ ہے اس کے ذریعہ نیک خیال پیدا ہوتے ہیں اور شیطانی تعلقات سے برے خیالات اٹھتے ہیں۔ پس انسان کو لازم ہے کہ ہر نیکی کی تحریک پر فی الفور نیکی کرے۔ ایسا نہ ہو یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ کا مصداق ہو جائے ایمان بالملائکہ کا یہی فائدہ ہے کہ

نیکی سے تغافل نہ کرے

پھر اللہ کی کتابوں، اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے اس کو دستور العمل بناؤ۔ افسوس ہے کہ مسلمان اس کو کتاب اللہ جان کر بھی دستور العمل بنانے میں مضائقہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اَلسُّنَّۃُ قَاضِیَۃٌ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ کا فتوےٰ دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود اسی قرآن کریم کو کس ادب اور عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ساری حدیث کی کتابیں دیکھو۔ جن مسائل پر قرآن کریم نے مفصل بحث فرمائی ہے مثلاً ہستی باری تعالیٰ ضرورت نبوت۔ مسئلہ تقدیر وغیرہ۔ ان پر احادیث میں بحث نہیں کی گئی اور رسولوں کے ماننے کے بعد

پھر

تقدیر کے مسئلہ پر ایمان

لائے کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ فاسق کو کوئی عمدہ نتیجہ ملے۔ پھر جزا و سزا پر ایمان لائے اس کے بعد دوسری بات عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ہے۔ اس کا عام اصول ہے کہ ہر سنوار کا کام کرے۔ اور اس کے معلوم کرنے کے واسطے قرآن کریم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد ہے۔ پھر انسان سوچے کہ

اُمت محمدیہ

کو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ قرار دیا ہے۔ پس جس سے آٹھ پہر میں کوئی بھلائی بھی نہ ہو وہ اپنی حالت پر غور کرے۔ ایسا ہی وصیت الحق ضروری ہے۔ گونگا شیطان بننا اچھا نہیں۔ مقابلہ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ پھر کوشش کرے اور

صبر و استقلال

سے کام لے۔ یہ ہیں چار دستور العمل جو اس مختصر سی صورت میں بیان ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو توفیق دے کہ قرآن ہمارا دستور العمل ہو۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مطاع ہو۔ اور وہ یہ زمانہ جو دین اور ایمان کے لئے ہے اس کی قدر کریں۔ آمین

(الحکم جلد ۱۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۱۰ء)

:- درخواست دعا :-

مکرم حکیم ... اللہ صاحب احمدی ساکنہ جنڈی ضلع بانکوڑہ نے ۸ جون کو اپنے لڑکے کا عقیقہ کیا۔ لڑکے کا نام محمد سلیم اللہ تجویز کیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس بچے کو نیک اور خادم دین بنائے

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ کلکتہ

قسطِ دوم

مسیح ناصری کے بعد آنے والا تورات کا "وہ نبی"

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دانی ایل نبی کی ایک پیشگوئی بدر کے گزشتہ شمارے میں دی جا چکی ہے۔ اس حوالہ میں حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کی پیدائش کا وقت معین طور پر بتایا گیا ہے۔ اور وہ ۷۰ ہفتے ہے جس کے ۴۹۰ دن یعنی سال ہوتے ہیں۔ اور اس میں طیطس رومی کی وفات سے قبل کے ۸۰ سال شامل کرلئے جائیں جس کے بعد یروشلم کی تعمیر شروع ہوئی تو یہ کل ۵۷۰ سال ہوتے ہیں اور واقعہ صلیب کے بعد آپ کی پیدائش ۵۷۰ء میں ہوئی ہے۔ یہ مقام سمجھنے کے لائق ہے اس میں ستر ہفتے کی میعاد اس پیشگوئی کے مصداق کی تعیین کرنے کے لئے بطور کلید ہے۔ اگر طیطس کی وفات ۸۰ء میں بھی مان لی جاوے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بہرحال اس پیشگوئی کا تعلق حضرت مسیح علیہ السلام سے نہیں بلکہ ان کے بعد کے زمانہ سے ہے۔ اس میعاد کی ابتدا ان کے صلیبی واقعہ سے اور اختتام و انتہا ۵۶۰ء یا ۵۷۰ء پر ہو کر اس کی آمد کے وقت کی تعیین کرتی ہے

عرب میں نبی کا وعدہ یسعیاہ نبی کی معرفت

پیچھے میں نے بنی اسماعیل یعنی عربوں کا ذکر کیا تھا۔ چنانچہ ان میں سے نبی آنے کی پیشگوئی بھی بائیبل میں موجود ہے۔ یسعیاہ نبی کی کتاب ب ۲۱ آیت ۱۳ تا ۱۷ میں اس کا ذکر اس طرح آیا ہے :-

"عرب کی بابت بارِ نبوت (یعنی پیشگوئی۔ ناقل)

اے دوانیوں کے قافلو! تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے۔ تیما کی سرزمین کے باشندے روٹی لیکر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیر اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بنی قیدار کے بہادر گھٹ جائیں گے (گھٹ جائیں گے کے الفاظ کو بدل کر ان کی جگہ تھوڑے ہوں گے لکھ دیا گیا ہے ناقل) کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے۔"

اس میں عرب میں آنے والے نبی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس کی امتیازی علامت بتائی گئی ہے۔ مثلاً یہ بتایا گیا ہے کہ اس آنے والے نبی کا ملک عرب ہوگا۔ وہ قیداریوں میں کھڑا ہوگا۔ یعنی بنی اسماعیل کے بیٹے قیدار کی نسل سے ہوگا نہ کہ بنی اسرائیل سے۔ اس میں اس کی قوم قریش بتائی گئی ہے

وہ اپنی قوم کی مخالفت کی وجہ سے مجبوراً ہجرت کرے گا۔

اس کا مقابلہ قیداریوں سے ہوگا

وہ ان پر غالب آجائے گا۔ یہ فتح ہجرت کے ایک سال تک اسے ضرور حاصل ہو جائے گی۔

قیداریوں کے تیر انداز اس کے مقابلہ میں گھٹ جائیں گے۔

یہ جملہ پیشگوئیاں اجتماعی طور پر حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے وجود کے ذریعہ سے پوری ہو گئیں۔ آپ ملکِ عرب میں مبعوث ہوئے آپ بنی اسماعیل میں سے تھے۔ آپ کی قوم قیداری یعنی قریش تھی۔ اس نے آپ کی مخالفت کر کے آپ کو نکال دیا۔ اس ہجرت کے پورے ایک سال کے اندر اندر مقابلہ ہوا۔ آپ نے ان پر فتح پائی۔ ان کے فوجی گھٹ گئے۔ ستر آپ کے ہاتھوں قید ہوئے اور ستر مارے گئے۔

ایک اور جگہ اس نبی کی یہ خبر قبل از وقت دی گئی ہے

وہ قوموں میں عدالت جاری کریگا۔

وہ ماندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے

وہ صاحبِ شریعت ہوگا اور جزیرے اس کی شریعت کا انتظار کریں گے۔

خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کرے گا۔ لکھا ہے "میں تیری حفاظت کروں گا"

بیابان اور اس کی بستیاں اور قیدار کے آباد گاؤں اپنی آواز بلند کریں گے۔ سلع کے بسنے والے گیت گائیں گے۔

خداوند بہادر کی طرح نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت دکھلائے گا۔

وہ اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔

(یسعیاہ ب ۴۲ آیت ۱ تا ۱۳)

اس جگہ قیدار کا ذکر ہے۔ قیدار حضرت اسماعیل کے بیٹوں میں سے ایک کا نام ہے (پیدائش ب ۲۵ آیت ۱۳) اور سلع مدینہ منورہ میں ایک مشہور جگہ ہے۔ (بخاری) گویا اس میں آنے والے نبی کی جائے بعثت سلع اور قوم قیدار بتائی گئی ہے۔

آپ نے شریعت کو قائم و عدالت کو جاری کر کے دکھایا۔

آپ قتل سے محفوظ رہے اور نہ ہی کسی کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے۔ آپ کی قوم قیدار جن میں اعلانِ نبوت ہوا، قریش کا ذکر موجود ہے

آپ کو جنگی مرد بن کر دشمنوں سے مجبوراً جنگ کرنی پڑی اور اپنے دشمنوں پر غالب آ گئے۔

یہ سب باتیں آپ کے وجود میں پوری ہوئیں اور مذکورہ علامات و امتیازات آپ میں جلوہ گر ہوئے۔

بعض عیسائی حضرات ان باتوں کا کچھ بھی تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے۔ مگر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس نبی سے مراد بھی حضرت مسیح ہی ہیں مگر یہ ان کی کوتاہ فہمی یا خوش فہمی ہے کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ وہ "دوسرا مددگار" ہے جسے میں جا کر بھیجوں گا۔ یعنی میرے جانے کے بغیر وہ نہیں آسکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان پیشگوئیوں میں حضرت مسیح کے سوا کوئی اور وجود مراد ہے نہ کہ خود مسیح

حضرت مسیح نے تو فرمایا کہ بنی اسرائیل سے نبوت چھین جائے گی اور ان میں آئندہ کوئی نبی نہ آئے گا۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام خود اپنے اس ارشاد کے خلاف کس طرح آسکتے ہیں جبکہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ اگر وہی دوبارہ آجائیں تو نبوت بنی اسرائیل سے چھینی تو نہ گئی بلکہ ان میں ہی قائم رہی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ایک طویل مدت تک چھوڑی گئی اور ان میں کوئی نبی حضرت مسیح علیہ السلام تک نہ آیا تھا۔ اس وجہ سے بنی اسرائیل نے یہ یقین کر لیا کہ یہ قوم بانجھ ہے اس میں کبھی کوئی نبی نہ آئے گا۔ لیکن ان کے اس خیالِ فاسد کو باطل بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"اے بانجھ تو جو بے اولاد تھی نغمہ سرائی کر۔ تو جس نے ولادت کا درد برداشت نہیں کیا خوشی سے گا اور زور سے چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد شوہر والی کی اولاد سے زیادہ ہے۔ اپنے خیمہ گاہ کو وسیع کر دے ... تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی اور ویران شہروں کو بسائے گی ... تیرا خالق تیرا شوہر ہے۔ ..... خداوند نے تجھ کو متروکہ اور دل آزردہ بیوی کی طرح ہاں جوانی کی مطلوقہ بیوی کی مانند پھر بلایا ہے میں نے ایک دم کے لئے تجھے چھوڑ دیا۔ لیکن رحمت کی فراوانی سے تجھے لے لوں گا۔"

(یسعیاہ باب ۵۴ آیت ۱ تا ۱۴)

پولوس بھی کہتا ہے کہ :-

"ابراہام کے دو بیٹے تھے۔ ایک لونڈی سے دوسرا آزاد سے۔ مگر لونڈی کا بیٹا جسمانی طور پر اور آزاد کا بیٹا وعدہ کے سبب سے پیدا ہوا۔ ان باتوں میں تمثیل پائی جاتی ہے۔"

"اس لئے کہ یہ عورتیں گویا دو عہد ہیں ایک کوہِ سینا پر کا جس سے غلام ہی پیدا ہوتے ہیں اور وہ ہاجرہ ہے اور ہاجرہ عرب کا کوہِ سینا ہے اور موجودہ یروشلم اس کا جواب ہے۔ کیونکہ وہ اپنے لڑکوں سمیت غلامی میں ہے"

"مگر عالمِ بالا کی یروشلم آزاد ہے اور وہی ہماری ماں ہے کیونکہ لکھا ہے کہ "اے بانجھ! تو جس کے اولاد نہیں ہوتی خوشی منا۔ تو جو دردِ زہ سے ناواقف ہے آواز بلند کر کے چلا۔ کیونکہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد شوہر والی کی اولاد سے زیادہ ہوگی"

(گلتیوں باب ۴ آیت ۲۲ تا ۲۷)

پس بلاشبہ یہ جملہ خبریں و پیشگوئیاں اپنی زبانِ حال سے بتا رہی ہیں کہ ان کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں نہ کہ کوئی اور شخص۔ مدینہ سے دوبارہ بھی آپ کی بنا و شعار سے دور ہوئی ہے۔ (بخاری)

یرمیاہ نبی فرماتے ہیں :-

"دیکھ وہ دن آتے ہیں۔ خداوند فرماتا ہے جب میں اسرائیل کے گھرانے

اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھوں گا اس عہد کے مطابق نہیں جو میں نے ان کے باپ دادا سے کیا جب میں نے ان کی دستگیری کی تاکہ ان کو ملک مصر سے نکال لاؤں اور انہوں نے میرے اس عہد کو توڑا اگرچہ میں ان کا مالک تھا۔ خداوند فرماتا ہے بلکہ یہ وہ عہد ہے جو میں ان دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے سے باندھوں گا۔ خداوند فرماتا ہے میں اپنی شریعت ان کے باطن میں رکھوں گا۔ اور ان کے دل پر اسے لکھوں گا۔ اور میں ان کا خدا ہوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے"

(یرمیاہ باب ۳۱ آیت ۳۱ تا ۳۳)

پس یہ ممکن نہیں کہ یہ عہدِ جدید بنی اسرائیل سے براہِ راست ہو بلکہ یہ ضروری ہے کہ یہ عہدِ جدید بنی اسماعیل کے واسطہ و وسیلہ سے ہو۔ اور اس کی کئی وجوہات ہیں

۱۔ بنی اسرائیل نے خدا تعالیٰ کا کلام سننے سے انکار و بغاوت اختیار کر کے خدا کا غضب لے لیا۔ اور مغضوب بن گئے ان کی اس بغاوت پر خدا تعالیٰ نے ان کے دوسرے بھائیوں یعنی بنی اسماعیل میں سے موسیٰ جیسا صاحبِ شریعت نبی بھیج کر نیا سلسلہ جاری کرنے کا ارشاد فرمایا اور بتایا کہ جس طرح ان کا حق تھا اسی طرح بنی اسماعیل کا بھی حق ہے ان میں سے بھی نبی آنے چاہئیں پس یہ عہد مغضوب بنی اسرائیل کے لئے نہیں ہو سکتا۔ نہ ان میں سے آئندہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی ان کا کوئی پرانا نبی دوبارہ آ سکتا ہے

۲۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی آ کر فرمایا کہ بنی اسرائیل کی طرف سے خدا کے بیٹے مسیح ناصری کو قتل کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان سے نبوت چھین کر دوسروں کو دے دے گا اور یہ نتیجہ پر قابو پا کر صلیب دے دیا گیا۔ مگر پھر بیری بجائے مالک آئے گا اور زبور کی پیشگوئی کے مطابق یہ اس پر قابو نہ پا سکیں گے۔ بلکہ وہ ان پر غالب آئے گا۔ اور ان کو ہلاک کر دے گا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ دیکھیں تاکستان والی تمثیل (متی ۲۱ آیت ۳۳-۳۴) لکھا ہے :-

"جب تاکستان کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا۔ انہوں نے اس سے کہا ان بدکاروں کو بُری طرح ہلاک کرے گا اور باغ کا ٹھیکہ دوسرے باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اس کو پھل دیں۔ یسوع نے ان

سے کہا کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ

"جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا یہ خداوند کی طرف سے ہے اور ہماری نظر میں عجیب ہے"

اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔"

(متی باب ۲۱ آیت ۴۲ تا ۴۴)

اس سے ظاہر ہے کہ یہ عہد بنی اسرائیل کے نہ تھا بلکہ یہ بنی اسماعیل کے لئے تھا۔

۳۔ پولوس بھی کہتا ہے کہ

"تم اس پہاڑ کے پاس نہیں آئے جس کو چھونا ممکن تھا اور وہ آگ سے جلتا تھا اور اس پر کالی گھٹا اور تاریکی اور طوفان اور نرسنگے کا شور اور کلام کرنے والے کی ایسی آواز تھی جس کے سننے والوں نے درخواست کی کہ ہم سے اور کلام نہ کیا جائے ..... جب وہ لوگ زمین پر ہدایت کرنے والے کا انکار کر کے نہ بچ سکے تو ہم آسمان کے ہدایت کرنے والے سے منہ موڑ کر کیونکر بچ سکیں گے"

(عبرانیوں باب ۱۲ آیت ۱۹ تا ۲۵)

پھر لکھا ہے :-

"حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون ہے تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں۔ لیکن وہ بیگانہ لبوں اور اجنبی زبان سے ان لوگوں سے کلام کرے گا جن کو اس نے فرمایا یہ آرام ہے تم تھکے ماندوں کو آرام دو اور یہ تازگی ہے۔ پر وہ شنوا نہ ہوئے۔ پس خداوند کا کلام ان کے لئے حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں ہو گا۔"

(یسعیاہ باب ۲۸ آیت ۱۰ تا ۱۳)

اس میں بتایا ہے کہ اس آنے والے نبی کا کلام متفرق طور پر اترے گا اور وہ ایسی زبان میں جو بنی اسرائیل کے لئے اجنبی ہوگی۔ وہ کلام [illegible]

پھر لکھا ہے :-

"دیکھو تمہارا خدا سزا اور جزا لئے

آتا ہے۔ ہاں خدا ہی آئے گا اور تم کو بچائے گا۔ اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی۔ اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گونگے کی زبان گائے گی۔ کیونکہ بیابان میں پانی اور دشت میں ندیاں پھوٹ نکلیں گی بلکہ سراب تالاب ہو جائے گا۔ اور پیاسی زمین چشمہ بن جائے گی

(یسعیاہ باب ۳۵ آیت ۵ تا ۷)

پھر لکھا ہے :-

"میں پیاسی زمین پر پانی انڈیلوں گا اور خشک زمین میں ندیاں جاری کروں گا" (یسعیاہ باب ۴۴ آیت ۳)

پھر لکھا ہے :-

"دیکھو میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر ڈالی۔ وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا۔ وہ نہ چلائے گا اور نہ شور کرے گا۔ اور نہ بازاروں میں اس کی آواز سنائی دے گی۔ وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی بتی کو نہ بجھائے گا وہ راستی سے عدالت کرے گا۔ وہ ماندہ نہ ہو گا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین میں قائم نہ کر لے۔ جزیرے اس کی شریعت کا انتظار کریں گے۔"

(یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۱ تا ۴)

اس میں بتایا گیا ہے کہ وہ آ کر اپنی شریعت کو اور عدالت کو زمین میں قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیگا اور وہ اس دنیا سے نہ جائے گا جب تک وہ یہ کام نہ کرے۔

لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یسعیاہ نبی کی زبان سے اصحاب محمد صلعم کا بیان یوں فرمایا ہے :-

"دیکھو میں ایک نیا کام کروں گا اب وہ ظہور میں آئے گا۔ کیا تم اس سے ناواقف ہو گے۔ ہاں میں بیابان میں ایک راہ اور صحرا میں ندیاں جاری کروں گا جنگلی جانور گیدڑ اور شتر مرغ میری تعظیم کریں گے کیونکہ میں بیابان میں پانی اور صحرا میں ندیاں جاری کروں گا تاکہ میرے لوگوں کے لئے یعنی میرے برگزیدوں کے پینے کے لئے ہو۔ میں نے ان لوگوں کو اپنے لئے بنایا تاکہ وہ میری حمد کریں"

(یسعیاہ باب ۴۳ آیت ۱۹ تا ۲۱)

اس میں عجیب و غریب نیا کام کرنے کا وعدہ دیا ہے جس کا صحرائے عرب سے تعلق ہے کہ اس میں ندیاں جاری ہوں گی۔

پھر لکھا ہے کہ :-

"جو میرے طالب نہ تھے میں ان کی طرف متوجہ ہوا۔ جنہوں نے مجھے ڈھونڈا نہ تھا مجھے پا لیا۔ میں نے ایک قوم سے جو میرے نام سے نہیں کہلاتی تھی فرمایا دیکھ میں حاضر ہوں"

(یسعیاہ باب ۶۵ آیت ۱ و ۲)

حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ خبر دی ہے کہ :-

"خداوند کے حضور نیا گیت گاؤ اے سب اہلِ زمین خداوند کے حضور گاؤ۔ خداوند کے حضور گاؤ۔ اس کے نام کو مبارک کہو۔ روز بروز اس کی نجات کی بشارت دو۔ قوموں میں اس کے جلال کا، سب لوگوں میں اس کے عجائب کا بیان کرو"

(مزمور باب ۹۶ آیت ۱ تا ۳)

بعض عیسائی بھائی اس موقع پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ خبریں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ذریعہ سے پوری ہوئی ہیں مگر ان کا ایسا خیال باطل محض ہے جس میں ذرا بھی سچائی موجود نہیں جس کی کئی وجوہ ہیں

(۱) جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ عہدِ جدید کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور مثیلِ موسیٰ ان کی اولاد میں سے ہو گا۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے نہ تھے بلکہ وہ تو بنی اسرائیل سے تھے اس لئے اس پیشگوئی کا تعلق حضرت مسیح سے قطعاً نہیں

(۲) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے قطعاً یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ ان خبروں کے مصداق ہیں اس لئے مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہے۔ مسیحی بھائیوں کا قطعاً یہ حق نہیں کہ ان کو ان کی طرف منسوب کر کے ان کو ان کا مصداق ٹھہرائیں۔ چنانچہ استثناء میں جو یہ لکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ جیسا نہیں گزرا جس سے خدا نے رو در رو بات چیت کی ہو (استثناء باب ۳۴ آیت ۱۰) حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے ضروری تھا کہ اگر وہ ان کے مصداق تھے تو خود دعویٰ کرتے۔ پس اگر وہ مثیلِ موسیٰ تھے تو ان کو چاہیے تھا کہ وہ اس بات کا خود اظہار فرماتے تاکہ معاملہ ان کے بارے میں مشتبہ نہ رہتا۔

پس موعود نبی کا ظہور و قیام مسیح کی آمد ثانی سے قبل حتمی و قطعی ہے۔ پس یہ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ وہ موعود نبی اور حضرت مسیح ناصری دو الگ الگ وجود ہیں نہ کہ ایک ہی۔ حق یہ ہے کہ اس کے مصداق حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام ہی ہیں ...... جو اولادِ اسماعیل میں سے [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار و اقرارِ دعوئے نبوت کی حقیقت و لمّیت

حضرت مسیح ناصری پر جزئی فضیلت کی بجائے تمام ضروری امور میں فضیلت کا دعوےٰ

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوئے نبوت سے قبل حضرت مسیح ناصری پر اپنی جزئی فضیلت کا ذکر فرمایا تھا جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی تھی کہ وہ خدا کے نبی ہیں۔ میں نبی نہ تھا مگر اس کے بعد فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے نبی قرار دے کر ان پر "تمام شان" میں میری فضیلت کا اظہار فرمایا ہے۔ یعنی تمام ضروری امور میں مجھے ان پر فضیلت دی گئی ہے یعنی کام کے لحاظ سے بھی اور نشانات کے لحاظ سے بھی فرمایا اگر مسیح میرے زمانہ میں ہوتا تو نہ وہ کام کر سکتا جو میں کر سکتا ہوں اور نہ وہ نشانات دکھلا سکتا جو خدا تعالیٰ میرے ذریعہ سے دکھلا رہا ہے

اس فضیلت کے دینے کی ضرورت یہ بتلائی کہ خدا تعالیٰ کو عیسائیوں کے ابن اللہ کے مقابلہ میں بڑی غیرت ہے۔ وہ دکھانا چاہتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم و غلام اسرائیلی مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ بات عیسائیوں کے لئے ایک تازیانۂ عبرت ہے

غرضیکہ حضرت اقدسؑ نے مسیح پر پہلے والی اپنی فضیلت اولیٰ جزئی قرار دی تھی۔ جو ایک معمولی بات ہونے کی وجہ سے کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھی۔ مگر پھر اس فضیلت کو ایک غیر معمولی فضیلت قرار دیا جس کا نام ہم "تمام شان" کی وجہ سے کلّی فضیلت رکھتے ہیں۔ اس پر ہمارے فریقِ لاہور کے معزز اراکین "اہل الرائے" حضرات ریویو کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ حضور کو پہلے بھی جزئی فضیلت تھی اور بعد میں بھی حضورؑ نے اسے جزئی فضیلت ہی قرار دیا ہے نہ کہ کلّی فضیلت۔ ان کی طرف سے حسبِ ذیل عبارت پیش کی جاتی ہے۔ فرمایا :-

"میں مسیح محمدی ہوں وہ مسیح موسوی جس طرح مثیلِ موسےٰ بہت سی باتوں میں موسےٰ سے بڑھ کر ہے ایسا ہی مثیلِ عیسیٰ بہت سی باتوں میں عیسیٰ سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ جزوی فضیلت ہے جس کو خدا چاہتا ہے دیتا ہے"؟

(ریویو جلد ۱ ش ۵ صفحہ ۲۰۴)

ہمارے ان بھائیوں کو ریویو والے حوالہ میں جزئی فضیلت کے الفاظ دیکھ کر دھوکا ہوا ہے۔ دراصل اس کے ساتھ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "جس طرح مثیلِ موسےٰ بہت سی باتوں میں موسیٰ سے بڑھ کر ہیں ایسا ہی مثیلِ عیسیٰ بہت سی باتوں میں عیسیٰ سے بڑھ کر ہیں" اس کا نام ہم کلی فضیلت رکھتے ہیں۔ کیونکہ کلّی فضیلت اسی کا نام ہے کہ ایک کو دوسرے پر تمام شان یا تمام ضروری امور یا بہت سی باتوں میں فضیلت حاصل ہو۔ اگر اس کا نام بھی معمولی جزئی فضیلت ہو تو یہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا ان جزئی فضیلت کے الفاظ کی وجہ سے آنحضرت صلعم کو بھی حضرت موسےٰ پر کلّی فضیلت نہ تھی۔ اور کیا وہ جس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت سے انکار کا سبب اس جزئی فضیلت کو قرار دیتے ہیں اسی طرح وہ آنحضرت صلعم کی نبوت کی بھی نفی کر کے اس سے انکار کر دیں گے۔ یہ سوال ایک مضبوط چٹان ہے جسے ہلانا ان کے بس کا روگ نہیں۔ دراصل یہ فضیلت کلی ہی ہے۔ یہاں جزئی فضیلت اسے اور لحاظ سے کہا گیا ہے۔ یہاں سلسلہ کا ذکر ہے اور آنحضرت صلعم اس سلسلہ میں سے ایک جزئی ہیں اس لئے دو سلسلوں کے بعض افراد کے لحاظ سے اسے جزئی فضیلت کہا گیا ہے ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی افرادِ سلسلہ میں سے ایک جزئی اور ایک فرد ہیں۔ حالانکہ امتِ محمدیہ کے سب افراد موسوی سلسلہ کے سب افراد سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہیں۔

ایک شیطانی وسوسہ کا ازالہ

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں :-

"جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابنِ مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔ عزیزو! جب کہ میں نے یہ ثابت کر دیا کہ مسیح ابنِ مریم فوت ہو گیا ہے اور آنے والا میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکم۔ جو کچھ ہے پہلا ہے۔ خدا نے اپنے وعدہ کے موافق مجھے بھیج دیا۔ اب خدا سے لڑو۔ ہاں میں صرف نبی نہیں بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بھی ہوں تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور کمالِ فیضان ثابت ہو" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

اب ہمارے معزز بھائیوں کو سوچ لینا چاہیئے کہ وہ کتنے بڑے فتوے کے نیچے آتے ہیں۔ وہ تو صاف کہتے ہیں کہ حضرت اقدس امتی تو بیشک ہیں مگر نبی نہیں۔ اور اپ ہی آپ کو مسیح پر کوئی قابلِ ذکر فضیلت حاصل نہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلعم کا کمالِ فیضان اور قوتِ قدسیہ اس سے ثابت نہیں ہو سکتی اور نہ ہی آنحضرت صلعم کو موسےٰ پر کوئی قابلِ ذکر فضیلت حاصل ہے۔ ایسی صورت میں موسےٰ و عیسیٰ دونوں آنحضرت صلعم و حضرت مسیح موعودؑ سے بڑھ کر ہیں۔ پھر عیسائیوں پر تازیانۂ عبرت کیسے لگا۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی مسیح پر کلّی اور حقیقی فضیلت کا عظیم الشان ثبوت

حضرت اقدس علیہ السلام اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ آیت اس امت کو اس قدر عظیم الشان امید دلاتی ہے جس میں گزشتہ امتیں شریک نہیں ہیں کیونکہ تمام انبیاء کے متفرق کمالات تھے اور متفرق طور پر ان پر فضل اور انعام ہوا۔ اب اس امت کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ ان تمام متفرق کمالات کو مجھ سے طلب کرو۔ پس ظاہر ہے کہ جب متفرق کمالات ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو وہ مجموعہ متفرق کی نسبت بہت بڑھ جائیگا اسی بنا پر کہا گیا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ یعنی تم اپنے کمالات کے رو سے سب امتوں سے بہتر ہو۔

اب یہ بھی جاننا چاہیئے کہ یہ کمالاتِ متفرقہ اس امت میں جمع کرنے کا کیوں وعدہ دیا گیا۔ اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جامع کمالاتِ متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَبِھُدٰىھُمُ اقْتَدِہْ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کا اقتدا کر۔

پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا۔ اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہو گا۔ پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا ضرور ہے کہ ظلی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔ پس اس دعا کے سکھلانے میں، جو سورۃ فاتحہ میں ہے یہی راز ہے"

(چشمۂ مسیحی)

پس مسیح تو مسیح یہاں تو تمام دیگر انبیاء پر اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی فضیلت کا ذکر فرمایا ہے جس طرح آنحضرت صلعم کو جملہ انبیاء پر افضل قرار دیا ہے۔

کون کہہ سکتا ہے کہ [illegible] اور غیر حقیقی ناقابلِ ذکر فضیلت [illegible] غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ اگر [illegible] آپ کی نبوت کی نفی ہوتی ہے [illegible] آنحضرت صلعم کی نبوت کی بھی [illegible] ایسی صورت میں نہ آنحضرت [illegible] پر فضیلت رہتی ہے نہ [illegible] سلسلۂ موسویہ پر۔ بہرحال اوپر [illegible] حوالہ بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہ صرف فضیلت [illegible]

نبوت تامہ کاملہ کا بھی بے نظیر ثبوت ہے

ہم اپنے معزز اور "اہل الرائے" بھائیوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جب حضرت اقدس پہلے بھی ناقابل ذکر جزئی فضیلت سمجھتے تھے اور پھر بارش کی طرح وحی اور نبی کا خطاب ملنے کے بعد بھی وہی ناقابل ذکر فضیلت ہی بقول ان کے قرار دیتے رہے تو یہ کس طرح درست ہوا کہ

"اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

اس طرح آپ نے تناقض کا اعتراف فرمایا ہے۔ پہلے اپنے آپ کو نبی قرار نہ دیتے تھے پھر نبی قرار دیا۔ پہلے جزئی فضیلت بتاتے تھے پھر تمام ضروری امور میں فضیلت قرار دی۔ ورنہ اگر پہلے ہی جزئی فضیلت قرار دیتے تھے اور بعد میں بھی آپ نے جزئی فضیلت ہی قرار دی تو فرق تو کچھ نہ پڑا۔ پھر یہ کہنا بے معنی ٹھہرتا ہے کہ خدا نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ یہ آپ حضرات کو سوچنا پڑے گا کہ وہ کونسا عقیدہ تھا جس پر آپ پہلے قائم تھے اور پھر کونسا عقیدہ ہے جس پر خدا نے بعد میں آپ کو قائم کر دیا اور اپنے پہلے عقیدہ کے مخالف کیا۔ ہمارے معزز بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ ہمارے اس چیلنج و تحدی کو توڑ کر دکھائیں

ہم مانتے ہیں کہ یہ اختلاف حضور کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ حضور کا ایک خیال تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے مخالف آپ کو اطلاع دے کر آپ کو اس پر قائم نہ رہنے دیا۔ یہ مسلمہ اختلاف تناقض دو خیالوں کی بجائے آپ کے خیال اور خدا کے حکم میں واقع ہوا ہے۔ ہمارے معزز بھائی اس امر کو نظر انداز کر کے بس یہی دہرائے جا رہے ہیں کہ حضور کی تحریرات میں اختلاف و تناقض نہیں۔ اور اس طرح پہلو کترا جاتے ہیں۔ اور ہماری طرف سے پیش کردہ حضور کی تحریرات میں مسلمہ "تناقض" و اختلاف کا کچھ جواب نہیں دیتے۔ ہم اپنے معزز بھائیوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا یہ دیانتداری اور نیک نیتی کا طریق ہے۔؟ "پیغام صلح" اور "قول سدید" کے مصنف نے عدم تناقض کے ثابت کرنے پر بہت زور لگایا ہے۔ انہیں ہمارا چیلنج ہے کہ وہ ہمارے پیش کردہ مسلمہ تناقض کا جواب دے کر دکھائیں۔ ہم نے ان کی دلیل کا رد پیش کر دیا ہے۔ اور ان کو تناقض دکھا دیا ہے۔ یہ تناقض دگر حضور کے اپنے خیالات کی وجہ سے ہوتا تو پھر بھی قابل اعتراض بات نہ تھی کیونکہ نبی اجتہادی غلطی کر سکتا ہے۔ مگر اب تو یہ تناقض قطعاً قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کا ایک عقیدہ تھا جس کی اصلاح اللہ تعالیٰ نے فرما دی۔ اور آپ کو اس کی بجائے دوسرے عقیدہ پر قائم کر دیا۔ جس کا ثبوت حضور کی تحریرات میں موجود ہے۔

چندی ضلع بانکوڑہ مغربی بنگال میں ایک تبلیغی جلسہ

مغربی بنگال کے ضلع بانکوڑہ میں چندی نامی گاؤں میں تین گھرانوں پر مشتمل ہماری ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ یہاں مکرم محمد سعید اللہ صاحب نمبردار ایک مخلص اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے احمدی ہیں۔ ان کی خواہش کے پیش نظر باہمی مشورہ سے ایک تبلیغی جلسہ کے لئے ۸ جون کی تاریخ مقرر کی گئی۔ جس کا اعلان اس علاقہ میں بذریعہ اشتہارات کر دیا گیا۔ جماعت کلکتہ میں بھی اس کا اعلان کر دیا گیا۔

چنانچہ ۸ جون کی صبح کو ہوڑہ سے ایک تبلیغی قافلہ جو نو افراد پر مشتمل تھا روانہ ہوا ہمارے پہنچنے کے بعد ہی اس بستی کے غیر احمدی احباب ملاقات اور مسائل احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آنے لگے۔ اور تبلیغی مجلس قائم ہو گئی۔ بعد نماز مغرب مقامی سکول کے گراؤنڈ میں خاکسار کی صدارت میں تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر اور گیس لائٹ کا بھی انتظام تھا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت و سوانح کے بعض پہلوؤں کو پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقاید پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم میر امیر علی صاحب معلم وقف جدید نے بنگالی زبان میں "صداقت مسیح موعود"۔ مکرم مولوی بلال محمد صاحب نے "مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ان کی اصلاح" پر تقریریں کیں خاکسار نے اپنی اختتامی تقریر میں مقامی غیر احمدی دوستوں کے پیش کردہ بعض سوالات کے جوابات دیئے اور احباب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گہرا مطالعہ کرنے اور اس سلسلہ میں دعا و استخارہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا یہ تبلیغی جلسہ ساڑھے دس بجے رات بخیر و خوبی ختم ہوا۔ احباب سے اس علاقہ میں احمدیت کی ترقی کے لئے درخواست دعا ہے

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ انچارج صوبہ بنگال و اڑیسہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ اور قبولیت دعا کا ایمان افروز ثبوت

از مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب خانی۔ اودھم پور صوبہ جموں

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک ایسی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت بخشی جو ایک ہاتھ پر جمع ہے اور ایسا محبت اور شفقت سے پیش آنے والا ہمیں آقا عطا فرمایا ہے کہ سینکڑوں اور ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود جب انہیں ہماری کسی پریشانی اور تکلیف کا علم ہوتا ہے تو ایک مشفق باپ کی طرح ان کا دل بھی بیقرار ہو جاتا ہے اور اسی بیقراری کے ماحول میں ہم عاجز خادموں کے لئے پُر رحمت دعائیں کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے دربار میں قبولیت پاتی ہیں

یہ عاجز گزشتہ سال سوا سال سے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں سخت پریشانی سے دوچار رہا ہے۔ حضور انور کو جب اس کا علم ہوا تو اس عاجز کے حق میں خصوصی دعائیں فرمائیں اور ساتھ ہی ایک ایسا روحانی علاج تجویز فرمایا کہ جس نے میری پریشانیوں کو جلد دور کر دیا۔ حضور انور نے اس گنہگار کو درود شریف۔ استغفار اور لاحول بکثرت پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ میں نے اس کا التزام کرنا شروع کر دیا۔

قدرت خداوندی کا عجب کرشمہ ہوا کہ ادھر خاکسار کو بارگاہِ خلافت سے لاحول پڑھنے کی ہدایت موصول ہوئی اور دوسری طرف اسی رات اپنی پریشانی کے عالم میں اپنی الماری سے بغرضِ مطالعہ ایک کتاب نکالی تا کچھ وقت اس کے مطالعہ سے میرے تفکرات کی رو دوسری طرف منتقل ہو۔ سبحان اللہ! میرا ہاتھ جس کتاب پر پڑا یہ "اصحاب احمدؑ" کی ایک جلد تھی کتاب کھولتے ہی بہ تصرفِ الٰہی میری نگاہ ایک ایسی عبارت پر پڑی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی میرے لئے جاری کردہ روحانی ہدایت کے عین مطابق تھی۔ یہ عبارت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک روایت پر مشتمل تھی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی اس روایت کے راوی ہیں۔ آپؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب صحابہ میں سے تھے۔ حضرت منشی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:-

"ہمارے ایک دوست منشی فیاض علی صاحب ہیں۔ کپورتھلہ میں کرنل جوالاسنگھ ان کے افسر تھے اور وہ ان کو بہت ستاتے تھے انہوں نے حضرت اقدس کو دعا کے لئے لکھا۔ آپؑ کا عام طور سے معمول نہ تھا کہ کوئی (کو) کوئی وظیفہ وغیرہ کسی خاص تعداد سے پڑھنے کی ہدایت فرماتے مگر ان کو کہا کہ عشاء کی نماز کے بعد دو سو مرتبہ لاحول پڑھا کریں چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں بعد کرنل صاحب کی پنشن ہو گئی اور ان کی جگہ ان کا بیٹا مقرر ہو گیا۔ وہ ان کے ساتھ مہربانی کرتا رہا۔ ایک اور شخص منشی فاضل حق نامی (جو ہمارے منشی عبد الرحمٰن صاحب کپورتھلوی کے داماد ہیں) کو معلوم ہوا۔ ان پر ایک قتل کا مقدمہ تھا انہوں نے بھی اسے پڑھنا شروع کیا اور وہ بری ہو گئے۔"

(اصحاب احمدؑ جلد ۴ سیرت ظفر صفحہ ۱۳۰)

اس روایت توارد سے جو تقویت میرے دل کو حاصل ہوئی اور جو عظمت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی میری نگاہ میں بڑھی وہ میرا دل ہی جانتا ہے۔ اور اس کی لذت اب تک محسوس کرتا ہوں۔ میں نے اس ہدایت کا پورا پورا التزام کیا اور ساتھ ہی قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ حضرت امیر صاحب مقامی اور دیگر بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کو اپنے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کی

خدا تعالیٰ نے اس درد اور احباب کرام کی دعاؤں میں ایسی برکت ڈالی کہ دنوں میں ہی میری پریشانیاں ختم ہونے لگیں اور خاکسار کے لئے جلد ہی بہ عزت و وقار بحال ہو جانے کا آرڈر آ گیا اور بہت سی دیگر ذکر مندیاں بھی اسی کے فضل سے دور ہونی شروع ہو گئیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ اور خصوصی دعا کی برکت کا نتیجہ ہے اور حضور کا اپنے عاجز خادمان کے ساتھ کس قدر مشفقانہ سلوک ہے کہ پُر رحمت دعاؤں کے ساتھ احسان فرماتے ہیں اور پھر حضور کو خدا تعالیٰ کے دربار میں اس قدر قرب کا مقام حاصل ہے کہ وہ اپنے اس مبارک بندے کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ہماری مشکلات کو اپنے فضل سے دور کر دیتا ہے۔ کاش! وہ لوگ بھی اس نعمت کی قدر پہچانیں جو سمجھتے ہیں کہ جماعت کیلئے خلافت کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی آنکھیں کھولے تا وہ بھی خلافت کی برکات سے حصہ لینے کی توفیق پائیں)

یومِ خلافت کی مبارک تقریب پر مختلف جماعتوں میں کامیاب جلسے

جماعتِ احمدیہ بینگاڑی

مورخہ ۲۶ر ہجرت بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم جی عبد الرحیم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ پینگاڑی جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم جی عبد السلام صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم جی عبد الرحیم صاحب۔ مکرم جی احمد صاحب۔ مکرم سی ایچ عبد الناصر صاحب اور مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے جلسہ یوم خلافت کی غرض وغایت اور نظام خلافت کی ضرورت واہمیت کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

خاکسار این کنج احمد سیکرٹری تبلیغ

جماعتِ احمدیہ کلکتہ

مورخہ یکم احسان بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم میاں منیر احمد صاحب بانی کی تلاوت کلام پاک کے بعد "نظام خلافت اور اس کی برکات" کے موضوع پر مکرم سید مسعود احمد صاحب کٹکی۔ الحاج منشی شمس الدین صاحب سید محمد نور عالم صاحب ایم اے۔ میاں منیر احمد صاحب بانی۔ عزیزم رفیق احمد امینی اور مولوی حافظ بلال احمد صاحب نے اردو میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے اور مکرم مولوی اسید علی صاحب معلم وقف جدید نے بنگالی زبان میں تقاریر کیں۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وہرہ۔ میاں نصیر احمد صاحب بانی اور عزیزم رفیق احمد سلمہ نے نظمیں سنائیں۔ خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں احباب کو نظام جماعت کی پابندی اور قومی وجماعتی پروگراموں میں شمولیت کی برکت واہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار شریف احمد امینی انچارج مبلغ بنگال واڑیسہ

جماعتِ احمدیہ شورت کشمیر

مورخہ ۲۷ر ہجرت بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم عبد العزیز صاحب لون کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب ڈار کی نظم کے بعد مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر۔ مکرم غلام حسن صاحب ڈار۔ مکرم محمد رمضان صاحب زرقانی اور صدر جلسہ نے نظام خلافت کی ضرورت واہمیت اور

خلیفہ کے بنیادی کاموں سے متعلق روشنی ڈالی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ مجلس برخاست ہوئی

خاکسار ماسٹر نذیر احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

جماعتِ احمدیہ جمشید پور

مورخہ ۸ر احسان کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت انعقاد پذیر ہوا۔ سید ہمام الدین صاحب کی تلاوت اور عزیزم جمیل احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم سید حمید الدین صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب جلسہ یوم خلافت کی غرض وغایت اور انبیاء اور خلفاء کے چار بنیادی کام کے موضوع پر تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب انجام پذیر ہوئی۔

خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ جمشید پور

جماعتِ احمدیہ یادگیر

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی یادگیر میں تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ ۱۳ر ہجرت کو محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری کی نظم کے بعد مکرم الحاج مولوی مبارک علی صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان۔ مکرم مولوی سراج الحق صاحب رئیس التبلیغ آندھرا اور مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے سامعین سے خطاب کیا۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی۔ اور نظام خلافت کی وابستگی کی ضرورت واہمیت کو نہایت دلکش انداز میں سامعین کے سامنے رکھا اجتماعی دعا کے ساتھ یہ نہایت درجہ مبارک اور روح پرور تقریب انجام پذیر ہوئی۔

خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ یادگیر

جماعتِ احمدیہ مظفر پور

مورخہ ۲۷ر ہجرت بوقت ۸½ بجے شب مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب کی جائے رہائش پر زیر صدارت مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے خلافت ثالثہ کی برکات کے زیر عنوان ایک مضمون بڑی بے تکلفی سے پڑھ کر سنایا۔ عزیزم بشیر احمد نے درثمین اردو سے

ایک نظم پڑھ کر سنائی اور نذیر احمد صاحب نے حضرت المصلح الموعود کا ایک نہایت درجہ ایمان افروز اقتباس پڑھا۔ آخر میں خاکسار نے خلافت کی اہمیت وضرورت اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔ بعد اختتام جلسہ ایک دوست بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے

خاکسار عبد الحق فضل انچارج مبلغ صوبہ بہار

جماعتِ احمدیہ شاہجہانپور

مورخہ ۲۸ر ماہ ہجرت بوقت شب "احمدی اینڈ کو" میں زیر صدارت مکرم محمد عقیل صاحب قریشی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہجہانپور جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ عزیز محمد زاہد کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز شاہد وسیم کی نظم کے بعد صدر صاحب موصوف نے جلسہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی ازاں بعد مکرم محمد فاروق صاحب قریشی۔ مکرم محمد صادق صاحب قریشی۔ عزیز محمد زاہد قریشی۔ عزیز شاہد وسیم قریشی۔ عزیز محمد شاہد قریشی۔ عزیز فرحت علی خاں صاحب عزیز راشد محمود خان صاحب اور خاکسار نے نظام خلافت کی ضرورت واہمیت کو مختلف پہلوؤں سے اجاگر کیا۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر وخوبی ختم ہوا۔

خاکسار محمد عابد قریشی جنرل سیکرٹری شاہجہانپور

جماعتِ احمدیہ سملیہ (بہار)

مورخہ ۲۷ر ہجرت بعد نماز عشاء جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ عزیزم نذر الاسلام صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور عزیزم عبد الحمید کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سیف الدین صاحب نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام اور خاکسار نے نظام خلافت کی ضرورت واہمیت کے موضوع پر تقاریر کیں بعد دعا یہ اجلاس بطریق احسن انجام پذیر ہوا

خاکسار بشیر احمد بانگروی مبلغ سملیہ

جماعتِ احمدیہ بمبئی

مورخہ ۱۵ر ہجرت بروز اتوار زیر صدارت مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم مطیع اللہ صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مولوی ضیاء الکریم صاحب ملکانہ کی نظم کے بعد صدر محترم نے جلسہ کی غرض و

غایت اور نبوت وخلافت کے برکات وفیوض کو بہترین پیرائے میں بیان کیا۔ ازاں بعد مکرم پی عبد الحمید صاحب۔ مکرم بشیر محمد خاں صاحب۔ مکرم یوسف علی صاحب عرفانی اور مکرم صدر صاحب موصوف نے علی الترتیب "خلافت اولیٰ کا قیام" محاسن خلافت۔ خلافت ثانیہ کی برکات اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام کے موضوعات پر تقریریں کیں

خاکسار پی ایس پرویز قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی

جماعتِ احمدیہ بیتھاپور

۲۷ر ہجرت کو مکہ مسجد بیتھاپور میں زیر صدارت مکرم احمد حسین صاحب سیٹھاری وکیل جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور مکرم کے شفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض وغایت اور خلافت کی ضرورت واہمیت کو واضح کیا۔ عزیزم شمس الدین مبارک۔ مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب اور خاکسار نے مختلف جہت سے نظام خلافت کے برکات وفیوض پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

خاکسار فیض احمد مبلغ بیتھاپور

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

مورخہ ۲۷ر ہجرت کو لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد عہد دوہرایا گیا۔ بعدہٗ عزیزہ عابدہ انجم نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرمہ آفریدہ خاتون صاحبہ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام۔ مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا آسمانی خطاب "صادق" اور مکرمہ امۃ الباری صاحبہ نے خلافت ثالثہ اور احمدی مستورات کی ذمہ داریاں کے عنوانات پر مضمون پڑھ کر سنائے۔ آخر میں عہد دوہرایا گیا۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر وخوبی ختم ہوا

خاکسار تہذیب ظفر منہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

جماعتِ احمدیہ سونگڑہ

مورخہ ۲۷ر ہجرت کو محترم امیر صاحب مقامی کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم سید مبشر الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزم سید جمیل صاحب کی نظم کے بعد عزیز سید ظفر الدین۔ عزیز رشید احمد نے مقام خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی بعض تحریرات پڑھ کر سنائیں۔ بعدہٗ عزیز سید تنویر احمد۔ عزیز سید حفیظ احمد۔ عزیز سید نصیر احمد۔ عزیز شفیع انصاری۔ مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر۔ مکرم محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید اور خاکسار نے مختلف پہلوؤں سے نظام خلافت کی ضرورت واہمیت اور خلیفۂ وقت کے تئیں جماعت کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔

خاکسار سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال

اور

بقایا دار افراد کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا تاکیدی ارشاد

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران مال کو گزشتہ مالی سال ۱۹۶۸-۶۹ء کی وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے نظارت ہذا کی طرف سے بجٹ لازمی چندہ جات ۱۹۶۹-۷۰ء کی اطلاعات بھجوائی جا چکی ہیں۔

متعدد جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اپنے ذمہ گزشتہ مالی سال کا متوقع بجٹ پورا نہیں کیا اور بعض جماعتوں کی وصولی تو بہت کم ہے اور ان کے ذمہ چندوں کی کثیر رقوم بقایا ہیں۔ جماعتی ترقی کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ بقایادار احباب کو ہر ممکن طریق سے سمجھا کر ان سے وصولی کر کے بقایاجات کو صاف کیا جائے۔

اس تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"یاد رکھنا چاہیئے کہ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے نزدیک جوابدہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔"

پس مقامی عہدیداران کا فرض ہے کہ چندہ جات کی ادائیگی میں وہ خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور بقایا داروں کو سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ غضب میں دھیما ہے۔ ابھی وقت ہے کہ وہ توجہ کریں۔ اور اس کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ آئندہ کے لئے چندہ میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور بقایا جات کو ادا کریں۔ اگر وہ اپنی آمدنی میں سے خدا تعالیٰ کا حصہ پہلے نکال لیں گے تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بقیہ مال میں برکت ڈال دیگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں بقایا داروں کے لئے ایک تازیانہ کی حیثیت ہے۔ لہٰذا ایسے جملہ احباب جماعت اور ایسی جماعتوں کے عہدیداران مال سے گزارش ہے کہ وہ اپنی مالی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے سابقہ غفلت کو چھوڑ کر بیدار اور ہوشیار ہو جائیں اور وقت کی آواز کو پہچان کر اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کو پورا کر کے سابقہ کوتاہی کا ازالہ فرمائیں۔

جملہ مبلغین صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب جماعت کو مالی قربانی کی ضرورت اور اہمیت سے پوری طرح آگاہ کریں اور قربانی کے اعلیٰ معیار کو پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت کو فرض شناسی کی توفیق اپنے فضل سے عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ ۱۷ر اپریل کو پیر پھسل جانے سے میں گر گیا تھا کلائی کی ہڈی (کاربون) ٹوٹ گئی۔ ہومیو پیتھک اور بایوکیمک علاج سے ہڈی تو جڑ گئی ہے لیکن ابھی کلائی اور انگلیوں میں تناؤ ہے۔ احباب اور بزرگان سے کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار ایس زیڈ ایم احمد۔ عزت نگر بریلی۔

۲۔ ہماری جماعت کے تین احباب مکرم خواجہ حاجی عبد الغنی صاحب مکرم خواجہ غلام محمد صاحب اور مکرم خواجہ بشیر الدین صاحب کی خرید کردہ زمین بیس کنال جو ۳۵ سال سے ان کے قبضہ میں تھی۔ اس زمین پر ایک غیر احمدی رشتہ دار نے ناجائز طور پر قبضہ جمایا ہے۔ اس معاملہ پر اب قانونی کارروائی شروع ہے۔ درویشان کرام اور قارئین بدر سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ مولا کریم ہر سہ احباب کو ان کا حق دلادے۔ محمد عبد اللہ فرخ مبلغ یاڑی پورہ کشمیر

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۷۳۳۔ منکہ کریمن بی بی اہلیہ شیخ محمد شمس الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑلیسہ انڈیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۸-۴-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری کوئی آمد نہیں۔ میرے پاس کوئی زیور نہیں۔ میری جائداد صرف پانچ صد روپیہ مہر ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات پر مزید جو جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں کوشش کروں گی کہ آہستہ آہستہ اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کر دوں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

الامتہ نشان انگوٹھا کریمن بی بی موصیہ ۱۸-۴-۶۸ گواہ شد شیخ غلام مہدی محمود KUANS بھدرک۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال قادیان۔ نزیل بھدرک۔

وصیت نمبر ۱۳۷۳۴۔ منکہ شیخ محمد شمس الدین ولد مکرم شیخ عبد اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر اٹھاون سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بھدرک ڈاکخانہ خاص ضلع بالاسور اڑلیسہ۔ انڈیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۸ر اپریل ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میرا ذریعہ آمد ملازمت ہے میرا مشاہرہ ایک سو روپیہ ماہوار ہے اور میری جائداد صرف ایک عدد سکونتی مکان قیمتی مبلغ تین ہزار روپیہ ہے اس کا حدود اربعہ ذیل کا ہے۔ مشرق میں شارع عام ہے۔ مغرب میں شارع عام کے متصل بالو موسا بانی کا مکان ہے شمال میں شارع عام کے متصل بیکنٹھ سیٹھی کا مکان ہے۔ اور جنوب میں شارع عام کے متصل مکان منہاج الدین ہے۔ میرا یہ مکان محلہ شنکر پور میں ہے۔

میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد شیخ محمد شمس الدین احمدی محلہ شنکر پور اڑلیسہ۔ گواہ شد شیخ غلام مہدی محمود سیکرٹری مال بھدرک KUANS اڑلیسہ۔ گواہ شد حمید عبد القدیر صدر جماعت احمدیہ کٹک۔ اڑلیسہ۔ محلہ قاضی پور

وصیت نمبر ۱۳۷۴۳۔ منکہ صدیق اشرف علی ولد صدیق امیر علی قوم مو ملا پیشہ متعلم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۷ ہش (۱۹۶۸ء) حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے:۔ ۱۔ نقد ایک سو روپیہ ۲۔ گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ۔ ۳۔ ریڈیو قیمتی دو سو روپیہ ۴۔ متفرقات دو سو روپیہ

میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں مبلغ یکصد روپیہ ماہوار تنخواہ پا رہا ہوں میں اپنی مندرجہ بالا یا آئندہ کم و بیش ہونے والی تمام جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد صدیق اشرف علی قادیان ۱۳-۱۰-۶۸۔ گواہ شد سید شہامت علی صاحب ... قادیان ۱۳-۱۰-۶۸۔ گواہ شد عطاء اللہ خاں درویش قادیان ۱۳-۱۰-۶۸

دعائے مغفرت۔ سماۃ فاطمہ خاتون صاحبہ جو میری رشتہ دار بھیں ۱۳ر ۶۹ء کو قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں مرحومہ اپنے گاؤں میں تنہا احمدی تھیں۔ شوہر کا پہلے ہی انتقال ہو گیا تھا۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں اور احمدیت میں بہت پختہ خیال تھیں (باقی کالم ۱ پر)

غیر احمدی مولوی جو ان کے ماموں تھے بہکانے کی کوشش کرتے رہتے مگر ان کے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ وفات سے چند روز قبل مجھے بلا کر کہا کہ میرا آخری وقت ہے اور کوئی احمدی یہاں نہیں نماز جنازہ میں جھگڑا ہوگا اس لئے میرے جنازہ کا اعلان بدر میں کروا دینا۔ احباب سے بد۔

نوٹ:۔ درخواست ہے کہ مرحومہ کا نماز جنازہ غائب پڑھا جائے: خاکسار حبیب احمد حسین پور الہ آباد۔ (مرحومہ نے حبیب احمد صاحب کے ذریعہ ۱۲۰/ روپیہ کی رقم بھی ارسال کی تھی جو صدقہ اور زکوٰۃ وغیرہ کے طور پر داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ مینیجر بدر)

قافلہ برائے شمولیت جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۶۹ء

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ ربوہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ نظارت امور عامہ حسب سابق اس سال بھی حکومت ہند سے جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے پانچ سو افراد کے قافلہ کی منظوری دیئے جانے کی درخواست کر رہی ہے۔ صدر صاحبان و امراء کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا اعلان کر دیں اور پھر جو دوست جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے خواہشمند ہوں اُن سے درخواستیں لے کر مورخہ ۷ر جولائی تک نظارت اُمور عامہ میں ضرور بھجوا دیں۔ اس تاریخ کے بعد جن احباب کی درخواستیں موصول ہوں گی ان کو قافلہ کی فہرست میں شامل کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

احباب کو ایسی درخواستیں نظام جماعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقامی جماعتوں کے صدر صاحبان یا اُمرائے کرام کے توسط سے بھجوانی چاہئیں۔ براہِ راست آنے والی درخواستوں پر کوئی کارروائی حصولِ اجازت کے لئے نہیں کی جائے گی۔

نظارت امور عامہ میں جو درخواستیں بھجوائی جائیں، ان میں نام۔ ولدیت (اگر شادی شدہ عورت ہو تو خاوند کا نام) عمر۔ پیشہ۔ ملازمت معہ عہدہ۔ کی تفصیل اور پورا پتہ صاف الفاظ میں تحریر کریں تا کہ فہرست تیار کرتے وقت سہولت رہے۔

پندرہ سال یا اس سے زائد عمر کے لڑکے لڑکیوں کے پاسپورٹ علیحدہ بنوانے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے بارے میں بھی پوری تفصیلات (نام۔ ولدیت وغیرہ) مذکورہ بالا طریق پر تحریر کریں۔

پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں کا اندراج۔ والدہ یا والد کے پاسپورٹ میں ہوا کرتا ہے ایسے بچوں کے نام اور تاریخ و سنہ پیدائش بھی درج کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ قافلہ کی فہرست میں بچوں کی تعداد بھی درج کی جاتی ہے۔

جو دوست قافلہ میں شامل ہو کر جانے کے لئے درخواستیں نظارت اُمور عامہ میں بھجوائیں اُن کو اس امر سے آگاہ کر دیا جائے کہ انہیں اپنے پاسپورٹ اپنے اپنے ضلعوں او صوبوں سے بنوانے ہوں گے۔ احباب اپنی درخواستیں اس امر کی وضاحت کے ساتھ دیں کہ گذشتہ تین سالوں میں جلسہ سالانہ ربوہ میں وہ کس کس سال میں شامل ہوئے ہیں۔ اگر نہیں ہوئے تو بھی تعیین کر دیں۔

یہ امر یاد رہے کہ جو دوست اپنے نام قافلہ کی فہرست میں درج نہیں کریں گے اگر بعد میں وہ اپنے طور پر پاسپورٹ بنوا بھی لیں گے تو انہیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ کے لئے علیحدہ ویزا نہیں مل سکے گا۔ کیونکہ دفتر ہائی کمیشن متعینہ دہلی اس موقعہ پر صرف قافلہ کی فہرست میں شامل افراد کو ہی ویزہ دیتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو انفرادی طور پر ویزے نہیں دیتا۔

ناظر امور عامہ قادیان

کالیکٹ میں وسیع پیمانہ پر تبلیغی نمائش

(بقیہ صفحہ اوّل)

تامل۔ اردو۔ انگریزی۔ عربی۔ گجراتی اور ہندی زبانوں میں ناظرین نے اپنی قیمتی آراء تحریر فرمائیں۔ بعضوں نے لکھا کہ نمائش دیکھنے کے بعد تحریک احمدیت کے بارے میں دل میں عزت و احترام کے جذبات پیدا ہوئے۔ اور احمدیت کے متعلق کئی شکوک رفع ہو گئے۔ بعض نے لکھا کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے سورہ تکویر کی پیشگوئیوں کی عملی تصویر دیکھی اور دجال و یاجوج و ماجوج کی حقیقت و اصلیت کا علم ہوا۔ بعض نے لکھا کہ واقعی احمدیہ جماعت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دوسرا نام ہے۔ نمائش نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کی حقیقت اور اس کی سچائی دنیا میں روز روشن کی طرح صرف جماعت احمدیہ ہی پیش کر سکتی ہے۔

ہندوؤں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں نے اپنی آراء میں خوب تعریفی کلمات لکھے۔ بعض ملاحظہ ہوں:-

(۱) پی۔ ایم محمد صاحب:-

"میری عمر اب ۵۵ ہے۔ میں نے اپنی ساری زندگی میں اتنی اچھی علمی نمائش نہیں دیکھی۔ اس کی ترتیب دینے والوں کی خدمت میں میں محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کر رہا ہوں"

(۲) عبد اللہ صاحب ولاپلم:-

"میں نے مسلسل تین روز تک روزانہ ایک ایک گھنٹہ نمائش کا تفصیلی جائزہ لیا۔ جس طرح مذاہب عالم کے درمیان اسلام خلاف غلط فہمیوں کا شکار ہے، اسی طرح اسلامی سلسلوں میں جماعت احمدیہ کو بھی غلط رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے ٹاؤن ہال میں منعقدہ اس نمائش کا ہر چارٹ ان غلط فہمیوں پر ایک کاری ضرب ہے۔ نہایت خوبصورتی، سجاوٹ اور قرینہ و ترتیب کے ساتھ لگائی گئی یہ نمائش اپنوں اور غیروں کی مبارکباد قبول کر رہی ہے"

(۳) ڈاکٹر ستیش۔ کینانور:

"مجھے اسلام کی خوبی اور فضیلت دیکھنے کا آج ہی موقعہ ملا ہے۔ میں احمدیہ جماعت کا شکر گذار ہوں جس نے اس کے لئے راہ ہموار کر دی"

(۴) ایک ہندو سکالر:

"کیرالہ میں اس قسم کی نمائش پہلی دفعہ دیکھنے میں آئی ہے، یہ نمائش اسلام کی ترقی کا ایک سنگ میل ہے۔ احمدیہ جماعت کے بارے میں آنکھیں بند کر کے اعتراض کرنے والوں کیلئے یہ نمائش ایک کاری ضرب ہے"

(۵) ایک ہندو ادیب: نے لکھا کہ

"جماعت احمدیہ نے اس نمائش کے ذریعہ اسلام کے بجھتے چراغ پر تیل ڈالنے کا کام کیا ہے"

الغرض یہ نمائش اپنے ظاہری حسن و خوبی اور خوبصورتی کے علاوہ ایک ٹھوس اور تبلیغی کارنامہ تھا جو جماعت احمدیہ کالیکٹ کے نوجوانوں نے سر انجام دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک کے دیرپا نتائج پیدا فرمائے آمین۔

اعلان دورہ علاقہ کیرالہ

مکرم ایم۔ کنہامو صاحب (حال صدر جماعت ٹیلیچری) جملہ جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کا دورہ کریں گے۔ اور ہر جماعت کو اپنے پروگرام سے خود اطلاع دیں گے۔ مہربانی کر کے احباب ان سے پورا تعاون فرمائیں۔ رقوم حسب سابق جماعتیں براہِ راست دفتر محاسب کو بھجوائیں۔ وصولی کے علاوہ وعدوں میں اضافہ اور نئے وعدے لینے میں خاص طور پر مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دُعا

مکرم محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری حال ربوہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ڈاکٹروں نے کینسر کا مرض تشخیص کیا ہے۔ جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ سے صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرما کر صحت و سلامتی کی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کا آخری ماہ

آپ نے اِس مقدس تحریک میں حصّہ اِس جذبہ کے تحت لیا ہے جو آپ کو اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ سے ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ اِس وعدہ کے ایفاء کی آخری تاریخ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ر جون بمطابق احسان ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء رکھی ہے۔ اورجب یہ اخبار آپ کو ملے گا تو صرف چند دن باقی ہوں گے۔ گویا اس کے بعد آپ اِس مقدس تحریک کے اُن مجاہدین کی فہرست میں نہیں آسکیں گے جنہوں نے ایفاء عہد کرکے اپنی محبت کا زندہ ثبوت دیا ہے۔

اس کے بعد نظارت سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں اُن احباب کی فہرست پیش کرنے پر مجبور ہوگی جنہوں نے وعدہ تو کرلیا مگر آخر وقت تک ایفاءِ عہد سے قاصر رہے۔

پس نظارت آپ کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ اُس محبت کی یاددہانی کروا رہی ہے جس کے تحت آپ نے اِس مقدس تحریک میں حصّہ لیا تھا۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ اپنے آقا رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ اپنی محبّت اور اخلاص کا عملی ثبوت دیں اور اپنا وعدہ اِس مدت کے اختتام سے قبل ہی پورا کر دیں۔ آپ اس معمولی سی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی بے پناہ برکات سے حصّہ پانے والے ہوں گے۔

اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرماوے آمین ۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان۔

ایک وقفِ اور ایک چندہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ :-

"مَیں نے جماعت کے سامنے ارشاد و اصلاح کی ایک اہم تجویز کی تھی جس کے دو حصّے تھے ایک وقف اور ایک چندہ۔ ہماری جماعت میں آسانی سے ایک لاکھ آدمی ایسا پیدا ہوسکتا ہے اور اگر وہ ایسا کریں تو رشد و اصلاح کی تحریک کو ہم بڑی آسانی کے ساتھ دُنیا کے چاروں طرف پھیلا سکتے ہیں۔ .... ہماری جماعت میں اب بھی پچاس ساٹھ ہزار آدمی موجود ہے لیکن وہ آگے نہیں بڑھ رہا اور سُستی دکھا رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو چیلنج کر رہا ہے کہ اس کو بدل کر اس کی جگہ اور آدمی پیدا کرے .... چندہ کا معاملہ جو وقف سے بہت سَستا تھا .... اس میں بھی سستی ہو رہی ہے۔ یہ کلام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پُورا ہو کر رہے گا۔ میرے دِل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اسلئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں مَیں اس فرض کو تب بھی پُورا کر دوں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا ان کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔ پس مَیں اتمامِ حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تاکہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔ اور وقف کی طرف بھی۔"

وقفِ جدید کے سِلسلہ میں حضور رضؓ کا مندرجہ بالا ارشاد اتنا واضح ہے کہ اس کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ اس بابرکت تحریک کے ماتحت ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تعلیم اور تبلیغ کا جو کام ہو رہا ہے اس کے مفید نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

وقف جدید کے معلّمین کے ذریعہ جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا کام لیا جاتا ہے لیکن اس وقت ضرورت کے مقابل پر معلّمین کی تعداد بھی اور چندہ وقف جدید کی مقدار بھی اتنی کم ہے کہ ضرورتِ حقہ کو پورا کرنا بہت مشکل ہے۔ اگر ہمیں کافی تعداد میں معلّمین میسّر آجائیں اور پھر ہمارے فنڈز بھی ہمارا ساتھ دیں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک بہت بڑا کام سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

امید ہے کہ جماعتیں اجتماعی طور پہ اور افراد انفرادی طور پر اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں گے اور پورے جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیں گے۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق بخشے آمین ۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ترسیلِ زر
سے متعلق ہر قسم کی خط
وکتابت مینیجر اخبار بدر
کے نام فرمائیں
(ایڈیٹر)

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں
کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں
پتہ نوٹ فرمائیں
آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱
AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA—1.
تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبرز 23—1652 / 23—5222

سپیشل گم بوٹ
جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!
مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجنیرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہوسکتی ہیں!
گلوب ربڑ انڈسٹریز
آفس و فیکٹری: ۱۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ — فون نمبر 24—3272
تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ
شو روم: ۳۱/۱ بی۔ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ — فون نمبر 34—0451

سر دھڑ کی بازی لگا دیجئے!

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں :-

"ہم نے چپّہ چپّہ پر (حضرت) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کرنی ہے .... پس اب ہمیں بھی (صحابہ کرام رضؓ کی طرح) یہی کہنا چاہیئے کہ .... ہم اسلام کی حفاظت کے لئے اس کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ دشمن ہماری لاشوں پر سے گذرے بغیر اسلام کے جسم تک نہیں پہنچ سکتا۔

اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ .... ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے۔ اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی۔"

امید ہے مجاہدین تحریک جدید غور کرکے اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں گے۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان